



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا یہ صحیح ہے کہ مکہ مکرمہ میں جس طرح نیکیوں کا اجر و ثواب زیادہ ملتا ہے اسی طرح برائیوں کا گناہ بھی زیادہ ہوتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

: برائیوں کا گناہ ہر جگہ کیفیت کے اعتبار سے زیادہ ہوتا ہے، عدد کے اعتبار سے نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

”مَنْ جَاءَ بِأَخْثَرِ فَلَاحُ أَثَرِ مَا وَمَنْ جَاءَ بِأَسْنَنِيَّةٍ فَلَا تُجْزَى إِلَّا مِثْلُهَا وَهُمْ لَا يُنْظَمُونَ ۖ... سورة الانعام ۱۶۰“

”جو کوئی (اللہ کے حضور) نیکی لے کر آئے گا، اس کو ویسی دس نیکیاں ملیں گی اور جو برائی لائے گا، اسے سزا ویسی ہی ملے گی اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔“

اسی طرح اس مفہوم پر دلالت کرنے والی بہت سی صحیح احادیث سے بھی یہی ثابت ہے۔ ہاں البتہ برائیوں کے گناہ میں فرق، ان کے کبیرہ و صغیرہ ہونے یا زمان و مکان کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مثلاً رمضان یا عشرہ ذوالحجہ اور حرمین شریفین میں مکے جانے والے برے اعمال کا گناہ زیادہ ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

مساجد کے احکام: ج 2 صفحہ 33

محدث فتویٰ